

از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اگست 2000

کے۔ رامولن

بنام

آمدنی ٹیکس کے کمشنر، کوچین

[ایس پی بھروچہ، سید شاہ محمد قادری اور این سنٹوش ہیگڑے، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعہ 10(A-4)۔

انکم ٹیکس۔ سے استثنیٰ۔ غیر رہائشی (بیرونی) کھاتے۔ پر کمایا گیا سود۔-- 1893 AYs
94 اور 1984-85۔ مشخص الیہ، ایک غیر ملکی شہری، اپنی بیوی کے ساتھ AYs کے دوران مختصر
مدت کے لیے بھارت میں رہا۔ مشخص الیہ نے اپنے کھاتے میں جمع ہونے والے سود کے سلسلے میں دفعہ
10(A-4) کے تحت استثنیٰ کا دعویٰ کیا۔ حکم ہوا کہ: FERA کی دفعہ 2(p)(iii) (c) کے
تحت زیر غور رہنا کچھ مستقل ہونا چاہیے نہ کہ محض عارضی قیام یا مختصر مدت کے لیے قیام۔ اس لیے،
مشخص الیہ بھارت میں رہائشی شخص نہیں ہے۔ اس لیے، وہ استثنیٰ کا حقدار ہے۔

فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973:

دفعہ 2(q)۔ بھارت سے باہر رہنے والا شخص۔ معنی۔ وضاحت شدہ۔

الفاظ اور جملے:

"قیام۔ کا مطلب۔ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2(p)(iii) (c) کے

تناظر میں۔

"بھارت سے باہر رہنے والا شخص"۔ کا مطلب۔ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کی

دفعہ 2(q) کے تناظر میں۔

اپیل کنندہ، اگرچہ بھارتیہ نژاد تھا، بیرون ملک آباد ہو گیا تھا اور اس کی شہریت حاصل کر لی تھی۔ تشخیص کے سالوں 1983-84 اور 1984-85 کے لیے، مشخص الیہ نے دعویٰ کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 10(A-4) کی توضیحات کے پیش نظر اس کے غیر رہائشی (بیرونی) کھاتے میں کریڈٹ بیلنس پر جمع ہونے والے سود کو اس کی کل آمدنی کی گنتی میں شامل نہیں کیا جا سکا۔ ایک مختصر مدت کے لیے مذکورہ تشخیص کے سالوں میں اپیل کنندہ زیر علاج طبی علاج کے لیے بھارت میں اپنی بیوی کے ساتھ رہا۔

انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ-1 سبسی فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کے لحاظ سے بھارت کارہائشی شخص نہیں تھا اور اس لیے اپیل کنندہ-1 سبسی انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعہ 10(A-4) کے تحت استثنیٰ کا حقدار تھا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے حوالہ پر ٹریبونل کے فیصلے کو مسترد کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اس عدالت کے سامنے درج ذیل سوال پیدا ہوا:

کیا اپیل کنندہ بھارت سے باہر کارہائشی ہے جیسا کہ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1973 کی دفعہ 2(q) میں بیان کیا گیا ہے؟

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 (FERA) کے دفعہ 2(p) (iii)(c) کا سادہ مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اس میں زیر غور قیام کچھ مستقل ہونا چاہیے نہ کہ کسی مختصر مقررہ مدت میں بیرون ملک واپسی کے ارادے سے۔ دفعہ 2(p)(iii)(c) میں آنے والے لفظ 'قیام' کا مطلب واقعی 'اشریک حیات کے ساتھ رہنا' ہے۔ یہاں تک کہ FERA کے دفعہ 2(p) کے پیرا گراف (a)، (b) اور (d) میں مذکور مقاصد بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ 'قیام' کی اصطلاح مختصر یا عارضی قیام کی نشاندہی نہیں کرتی ہے۔ یہ ملازمت کرنے یا کاروبار یا پیشہ جاری رکھنے یا غیر یقینی مدت کے لیے بھارت میں رہنے کے ارادے سے قیام ہونا چاہیے۔ اگر دفعہ 2(p)(iii)(c) کو محض عارضی قیام یا مختصر مدت کے لیے قیام کو شامل کرنے کے لیے سمجھا جاتا ہے، تو یہ غیر رہائشی (بیرونی) اکاؤنٹ رکھنے کے مقصد کو ناکام بنا دے گا۔ لہذا، اپیل کنندہ کو متعلقہ مدت کے دوران بھارت میں رہائشی شخص کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ نتیجتاً، وہ FERA کی دفعہ 2(q) کے معنی میں

بھارت سے باہر رہنے والا شخص ہوگا۔ اس لیے عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ [287 C-E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1659-1661، سال 1997۔

آئی ٹی آر نمبر 109، 113 اور 114، سال 1992 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 10.9.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے سی ایس ویڈیا ناٹھن اور ای ایم ایس انم۔

جواب دہندہ کی طرف سے رنبیر چندر، محترمہ لکشمی آئینگر اور محترمہ سشما سوری۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سید شاہ محمد قادری نے سنایا۔

ان اپیلوں میں غور کے لیے جو مختصر نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا اپیل کنندہ بھارت سے باہر کا رہائشی ہے جیسا کہ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1973 کے دفعہ 2(q) میں بیان کیا گیا ہے؟

یہ اپیلیں ایرنا کولم میں کیرالہ کی عدالت عالیہ کے مشترکہ حکم سے پیدا ہوتی ہیں جو انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 109 اور 113-114، سال 1992 مورخہ 10 ستمبر 1996 میں منظور کیا گیا تھا۔ ان معاملات میں عدالت عالیہ کو بھیجے گئے سوالات انکم ٹیکس ایکٹ کے ساتھ ساتھ ویلتھ ٹیکس ایکٹ کے تحت تھے۔ اس خیال کے پیش نظر کہ آئی ٹی آر نمبر 109، سال 1992 میں دوسرا سوال، یعنی، "کیا، حقائق پر اور مقدمے کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ موقف قانونی طور پر درست ہے کہ مشخص الیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعہ 10(A4) کے لحاظ سے غیر رہائشی (بیرونی) کھاتے میں جمع کردہ سود سے مستثنیٰ ہونے کا حقدار ہے؟"، مناسبت رکھتا ہے اور اس کے حوالے کیے گئے دیگر تمام سوالات کا احاطہ کرے گا، عدالت عالیہ نے اس سوال سے نمٹا اور اس کا جواب متنازعہ مشترکہ حکم کے ذریعے منفی یعنی ریونیو کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف دیا۔

اپیل کنندہ، اگرچہ بھارتیہ نژاد ہے، 1941 میں ملائیشیا میں آباد ہو گیا اور ملائیشیا کی شہریت حاصل کر لی۔ اس کی بیوی اور بچے بھارت میں رہتے ہیں اور اس کے پاس کچھ زرعی زمین، مکان کی جائیداد اور بھارت میں بینکوں میں سرمایہ کاری ہے۔ تشخیص کے سالوں 1983-84 اور 1984-85 کے لیے، اس نے دعویٰ کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 (مختصر طور پر، انکم ٹیکس ایکٹ) کی دفعہ 10(A-4) کی توضیحات کے پیش نظر اس کے غیر رہائشی (بیرونی) کھاتے میں کریڈٹ بیلنس

پر جمع ہونے والے سود کو اس کی کل آمدنی کی گنتی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ 13 جون 1982 سے 14 اپریل 1985 کے عرصے کے دوران وہ طبی علاج کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ بھارت میں رہے۔ تشخیص کرنے والی اتھارٹی نے اسے بھارت میں اس بنیاد پر رہائشی سمجھا کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ رہ رہا تھا۔ ایپلٹ اتھارٹی نے اس نظریے سے اتفاق کیا۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کی اپیل پر، یہ فیصلہ دیا گیا کہ وہ فارن ایکسچینج اینڈ ریگولیشن ایکٹ، 1973 (مختصر طور پر، 'FERA') کی دفعہ 2(p)(iii)(c) کے لحاظ سے بھارت میں رہائشی شخص نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے حوالہ دیتے ہوئے کہا، "ذیلی شق (p)(iii)(c) کا محض حوالہ یہ ظاہر کرے گا کہ ایک ایسا شخص جو بھارت کا شہری نہیں ہے، لیکن اپنے شریک حیات کے ساتھ رہنے کے لیے بھارت آیا ہے یا بھارت میں رہا ہے، ایسے شریک حیات کے بھارت میں رہنے والے شخص ہونے کے ناطے اسے بھارت میں رہنے والے شخص کے طور پر ماننا اور سمجھنا ہوگا۔" معاملے کے اس تناظر میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(A-4) کے تحت استثنیٰ کا حقدار نہیں ہے اور اس طرح اپیل کنندہ کے خلاف سوال نمبر 2 کا جواب منفی میں دیا۔

اپیل گزار کی طرف سے پیش فاضل سینئر وکیل، مسٹر سی ایس ویدیا ناتھن نے FERA کی دفعہ 2(p) کی ذیلی شق (III) کے پیراگراف (c) کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی اور دلیل دی کہ اس میں مذکور کسی شخص کا اپنے شریک حیات کے ساتھ قیام محض عارضی یا قلیل مدتی قیام نہیں بلکہ کسی حد تک مستقل قیام ہے۔ عدالت عالیہ نے FERA کی دفعہ 2(p)(iii)(c) کے مقاصد کے لیے روک کی نوعیت پر غور نہیں کیا اور اس لیے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(A-4) کے مقاصد کے لیے اپیل کنندہ کے ساتھ رہائشی سلوک کرنے میں غلطی کی۔

ریونیو کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، مسٹر رنیر چندر نے مؤقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ کے بھارت میں طویل قیام کے پیش نظر اسے بھارت میں رہائشی کے طور پر نہیں مانا جاسکتا اور اس لیے، عدالت عالیہ نے اسے بھارت میں رہائشی قرار دیا۔

ان درخواستوں کے پیش نظر، ہم مسئلے کے نقطہ نظر کی طرف اشارہ کریں گے۔ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(A-4) بھارت کے کسی بھی بینک میں غیر رہائشی (بیرونی) کھاتے میں غیر رہائشی کے کریڈٹ پر موجود رقم پر سود سے ہونے والی کسی بھی آمدنی کو بھارت سے باہر رہنے والے شخص کی کل آمدنی کی گنتی میں خارج کرتی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 10(A-4) سے منسلک وضاحت میں کہا گیا ہے کہ اس شق کے مقاصد کے لیے "بھارت سے باہر رہنے والا

شخص "کا وہی مطلب ہو گا جو FERA کے دفعہ 2 کی شق (q) میں اس کو تفویض کیا گیا ہے۔ دفعہ 2 (q) اس اظہار کی وضاحت کرتا ہے جس کا مطلب ہے 'ایک ایسا شخص جو بھارت کا رہائشی نہیں ہے'۔ اور اس اظہار کی وضاحت FERA کے دفعہ 2 کی شق (p) میں کی گئی ہے، جو، جہاں تک موجودہ بحث کے لیے متعلقہ ہے، ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

"2 تعریفیں۔ اس ایکٹ میں، جب تک کہ سیاق و سباق دوسری صورت میں ضروری نہ ہو،۔

(a) سے (o) *****

(p) "بھارت میں رہنے والا شخص" کا مطلب ہے۔

(i) سے (ii) * * * * *

(iii) کوئی ایسا شخص، جو بھارت کا شہری نہ ہو، جو بھارت آیا ہو یا بھارت میں ہی رہا

ہو، دونوں صورتوں میں۔

(a) بھارت میں ملازمت کے لیے یا کرنے پر، یا

(b) بھارت میں کاروبار یا پیشہ جاری رکھنے کے لیے، یا

(c) اپنے شریک حیات کے ساتھ رہنے کے لیے، ایسا شریک حیات بھارت میں رہنے

والا شخص ہے، یا

(d) کسی دوسرے مقصد کے لیے، ایسے حالات میں جو اس کے بھارت میں غیر یقینی

مدت تک رہنے کے ارادے کی نشاندہی کریں۔

وضاحت۔ ایک شخص، جس کے پاس صرف پیرا گراف (a) یا پیرا گراف (b) یا ذیلی

شق (iii) کے پیرا گراف (d) کی وجہ سے بھارت میں رہائشی ہے، کسی بھی مدت کے دوران

جس میں وہ بھارت سے باہر ہے، اسے بھارت میں رہائشی نہیں سمجھا جائے گا۔

FERA کی ذیلی شق (iii) کا پیرا گراف (c) اس کے شریک حیات کے ساتھ قیام سے

متعلق ہے۔ غیر مادی الفاظ سے کئے ہوئے دفعہ 2 (p)(iii)(c) کو اس طرح پڑھا جائے گا: بھارت

میں رہنے والے شخص کا مطلب ہے ایک ایسا شخص، جو بھارت کا شہری نہیں ہے، جو اپنے شریک حیات

کے ساتھ رہنے کے لیے بھارت آیا ہے یا رہا ہے، ایسا شریک حیات بھارت میں رہنے والا شخص

ہے۔ اوپر نکالے گئے پیرا گراف (c) کے سادہ پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں زیر غور قیام کچھ مستقل ہونا چاہیے نہ کہ کسی مختصر، مقررہ مدت میں بیرون ملک واپس جانے کے ارادے سے۔ پیرا گراف میں لفظ 'قیام' کا اصل مطلب ہے 'شریک حیات کے ساتھ رہنا'۔ یہاں تک کہ پیرا گراف (a)، (b) اور (d) میں مذکور مقاصد بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ 'قیام' کی اصطلاح مختصر یا عارضی قیام کی نشاندہی نہیں کرتی ہے۔ یہ ملازمت کرنے یا کاروبار یا پیشہ جاری رکھنے کے لیے یا غیر یقینی مدت کے لیے بھارت میں رہنے کے ارادے سے قیام ہونا چاہیے۔ اگر ہم پیرا گراف (c) کو محض عارضی قیام یا مختصر مدت کے لیے قیام کو شامل کرنے کے لیے سمجھتے ہیں، تو یہ غیر رہائشی (بیرونی) اکاؤنٹ رکھنے کے مقصد کو ناکام بنا دے گا۔ یہ حیثیت ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ کو متعلقہ مدت کے دوران بھارت میں رہائشی شخص کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ نتیجتاً، وہ FERA کی دفعہ 2(q) کے معنی میں بھارت سے باہر رہنے والا شخص ہوگا۔ لہذا ہم چیلنج کے تحت عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں، اپیل کنندہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف سوال نمبر 2 کا جواب دیتے ہیں اور اس طرح ایپلوں کی منظوری دیتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایپلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔